

امام اہل سنت
مولانا عبدالکلام مدنی

سرمایہ داری کا بُت

ہندو جب بھی کوئی نیا نظام پیدا کرتا ہے تو اس کی بنیاد سرمایہ داری پر ہوتی ہے۔ چنانچہ گاندھی جی جیسا شخص بھی انسانیت کا اتنا بڑا نمائندہ بن کر سرمایہ داری سے ایک سانچے آگے نہیں بڑھ سکا اسی طرح پنڈت جواہر لال نہرو کیسٹ میں مگر وہ بھی سرمایہ دار ہیں۔ ان کے مقابلہ میں حسرت موعانی کو کیجیے جس نے انسانی شرافت قبول کی وہ اپنی تمام جائیداد ختم کر چکا اور اب وہ ایک کوڑی کا بھی مالک نہیں۔ پنڈت جواہر لال نہرو نے یورپ جاکر سوشلسٹوں کے ساتھ رہ کر سوشلزم سیکھا مگر حسرت اپنی ذاتی کاوش سے اس مرتبہ پر پہنچے۔ یہ فرق ہے مسلم سوسائٹی اور ہندو سوسائٹی میں، مسلم جس وقت اپنے اصلی نظام پر آئے گا وہ سرمایہ داری کا بُت توڑنے والا ہوگا اور کج دنیا میں ہر پادری کے سوا کو کسا بڑا بُت ہے جسے توڑنے کی ضرورت ہے۔

(خطبات و مقالات ص ۱۱)

مشاورت کا مسئلہ اسلام میں بہت بڑا مسئلہ ہے لیکن اسلامی حکومتوں کو شور مچی سے خالی کر کے مطلق العنان جاہل حکمرانوں اور امیروں کا کھیل بنا دیا گیا ہے۔ وہ مسلمانوں کی امانت (سکاری خزانے) سے اپنی ثنوت پرستیوں پر خرچ کرتے ہیں اور وہ بڑی بڑی مصلحتوں کے مقابلہ میں خیانت کرتے ہیں اور ان سے کوئی لپچھے والا نہیں اس قسم کی غلطیوں کا خمیازہ مسلمانوں کو اس غلط تفسیر کی وجہ سے جگمگنا پڑا اور نہ ہر ایک مسلمان ایک حاکم کے اوپر ننگی تلوار ہے وہ حاکم کیوں قانون الہی کی اطاعت نہیں کرتا؟ اگر وہ اطاعت نہیں کرتا تو کس بنا پر ہم سے اطاعت کا طلبگار تو نہ ہے یہ طاقت مسلمانوں میں پھر سے پیدا ہو سکتی ہے اور اس سے ان کی جماعتی زندگی آسانی کے ساتھ قرآن کے مطابق بن سکتی ہے۔ (عنوان انقلاب ص ۱۲)

امام اہل سنت
مولانا عبدالکلام مدنی

روزے کا فلسفہ

عبادت کا ایک طریقہ روزہ ہے روزہ کی حقیقت یہ ہے کہ اپنے اپنے مجبور کے لیے شدید و ثقیل مشقت اٹھانے کیلئے تیار ہو جائے اس کا فلسفہ یہ ہے کہ انسان جب کسی سے سخت دل بستگی اور قلبی محبت کرتا ہے تو پھر اس بات کی پرواہ نہیں کرتا کہ اس کی اپنی زندگی اور مرافی حیات درست ہیں یا نہیں اور وہ عیش و آرام میں ہے یا تکلیف میں۔ مجبور حقیقی کی رضا حاصل کرنے کے لیے اقوام عالم نے مختلف مسلک اختیار کیے ہیں بعض لوگوں نے سختی سے سخت جسمانی تکلیف اٹھانا موجب سعادت اور باعث رضا الہی سمجھا اور ایسے متاعِ شاقہ کو ضروری سمجھا ہے جن میں فطرت انسانی اور خلق اللہ کی تبدیلی نظر آتی ہے مثلاً وہ کسی عضو شریف کو مثلاً ہاتھ پاؤں وغیرہ کو ایک ہی حالت میں رکھ کر اس کو خشک کر لیتے ہیں یا عمر بھر تجربہ کی زندگی بسر کرتے ہیں بلکہ عضو تناسل کا لیتے ہیں اور قوت مردی کا کلی استیصال کرتے ہیں یا اس قسم کی اور بے شمار دوسری باتیں جو سنت الہی کے خلاف ہیں۔

یہ یاد رکھو کہ یہ سب طریقے جاہلانہ طریقے ہیں اور ان پر عمل پیرا ہونے والے عابدوں کو مجبور حقیقی کی خوشنودی حاصل نہیں ہو سکتی کیونکہ ان سے خلق اللہ اور سنت الہی کی تغیر و تبدیلی آتی ہے۔ اس کی سبب ابھی اور بہتر من صورت وہی ہے جس میں بڑی بڑی نفسانی خواہشات و لذات مثلاً کھانا پینا اور جنسی تعلق کو اتنی دیر کے لیے چھوڑ دیا جاتا ہے جو نہ تو بہت کم ہو جس کا کچھ اثر ظاہر و محسوس نہ ہو اور نہ اتنی دیر تک خواہشات مذکورہ کو ترک کیا جائے کہ ریاضت کرنے والے کے جسم اور اس کے قہقہے بنیہ پر مضراثر پڑے اور فساد مزاج کا باعث ہو۔

(ابدورالبازغہ مترجم ص ۱۲)